جمعرات | 13-مارچ 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 56 | جمعرات 3 ذیقعدہ 1417ھ۔ 13 امان 1376ہش 13 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کی صحت کے لئے

خصوصی دعا کی تحریک

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ
حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) صاحبہ کی طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ ہسپتال سے گھر تشریف لے گئی ہیں۔ اور گھر پر علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے حضرت سیدہ موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں (-) دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں' آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزار ہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز دھلا دھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے۔ جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو۔ اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے' تو نکمی سمجھی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت۔ نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 58)

یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد خُلق ہو اور باخدا ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مذہبی قومیں بغیر اخلاقی تعمیر کے تعمیر نہیں ہو سکتیں اور یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد اخلاق ہو اور باخدا ہو۔ اس لئے مذہبی قوموں کی تعمیر میں سب سے اہم بات ان کے اخلاق کی تعمیر ہے اور یہ تعمیر جتنی جلدی شروع ہو اتنا ہی بہتر اور اتنی ہی آسان ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے لجنہ اماء اللہ نے سب سے ابتدائی اور بنیادی کام کرنے ہیں اور یہی ابتدائی اور بنیادی کام عمر کے دوسرے حصوں میں خدام کے سپرد بھی ہوں گے اور انصار کے بھی سپرد ہوں گے لیکن بنیادی طور پر ایک ہی چیزیں ہیں جو عمر کے مختلف حصوں میں مختلف مجالس کو خصوصیت سے سرانجام دینی ہیں۔

سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں خرابی کا سب سے بڑا عنصر جھوٹ ہے۔ وہ قومیں جو ترقی یافتہ ہیں جو بظاہر اعلیٰ اخلاق والی کہلاتی ہیں۔ وہ بھی اپنی ضرورت کے مطابق جھوٹ بولتی ہیں۔ اپنوں سے نہیں بولتیں تو غیروں سے جھوٹ بولتی ہیں۔ ان کے فلسفے جھوٹ پر مبنی ہیں۔ ان کا نظام حیات جھوٹ پر مبنی ہے۔ ان کی اقتصادیات جھوٹ پر مبنی ہے۔ غرضیکہ اگر آپ باریک نظر سے دیکھیں تو اگرچہ بظاہر ان کے زندگی کے کاروبار پر CIVILIZATION اور اعلیٰ تہذیب کے ملمع چڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ان کے اندر مرکزی نقطہ جس کے گرد یہ قومیں گھوم رہی ہیں اور جن کے اوپر ان کی تہذیبیں مبنی ہیں وہ جھوٹ ہی ہے۔ لیکن یہ ایک الگ بحث ہے۔ مجھے تو اس وقت جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی ہے اور جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔

(از خطبہ 24 نومبر 1989ء)

جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں۔
محترمہ ممتاز فقر اللہ صاحبہ حال ماڈل ٹاؤن لاہور کا اسی ہفتہ نہایت اہم اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال بعارضہ فالج بیمار ہیں مورخہ 3- مارچ 1997ء سے صاحب فراش ہیں۔ دائیں جانب جسم کا حصہ متاثر ہوا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی مکمل صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالمالک صاحب دارالصدر شرقی ربوہ تحریر فرماتی ہیں۔
28- جنوری 1997ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز عبدالقادر ٹورنٹو۔ کینیڈا کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام مبارز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا کا پوتا اور مکرم چوہدری بشارت احمد بھٹی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں۔
۲۔ کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کما حقہ عمل کیا ہے؟
۳۔ کیا آپ مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں؟
۴۔ کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
۵۔ کیا اس ماہ میں آپ نے اطفال الاحمدیہ کے دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ منعقد کروائے ہیں؟
۶۔ کیا آپ اطفال الاحمدیہ اور ان کے والدین سے براہ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟

سیکرٹری عمومی۔ اطفال الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

13- امان 1376 ہش   13 - مارچ 1997ء

قول اور فعل میں مطابقت

قول و فعل کا تضاد کوئی مثبت نتائج نہیں پیدا کرتا۔ اگرچہ بظاہر قول اچھا ہو تو اس کا کسی نہ کسی حد تک اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر انسان کا اپنا فعل اچھا نہ ہو تو وہ اثر بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ فعل ایک ایسی بات ہے جو انسان کے اندرونے کو ظاہر کر دیتی ہے۔ اس نے اپنے قول کے ذریعے اپنے اوپر جو ملمع چڑھایا ہوتا ہے وہ اتر جاتا ہے اور جو کچھ وہ حقیقت میں ہے وہ صاف سامنے نظر آنے لگتا ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کتنی ہی ٹھیک بات کیوں نہ ہو اور لوگوں کے لئے وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ثابت ہو سکتی ہو وہ اس کے اپنے لئے اس لئے مفید ثابت نہیں ہوتی کہ وہ بات اس نے صرف حلق کے اوپر سے کہی ہے۔ اس کے دل سے نہیں نکلی۔ وہ خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اور یہ قول اور فعل کا تضاد ہے۔ انسان یہ بات بھی سمجھنے سے قاصر رہتا ہے کہ میرے قول اور میرے فعل میں کوئی تضاد ہے۔ وہ باتیں بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن جب اس کے مطابق کام کرنے کا موقعہ آتا ہے تو وہ خود ہی اپنی باتوں کو بھول جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اگرچہ بظاہر جھوٹا نہ بھی کہا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا تضاد ان کے جھوٹ پر ہی دلالت کرتا ہے۔ جب ہم کسی کی بات سنتے ہیں تو اسی وقت ہمیں اس کی دل کی کیفیت کا تو پتہ نہیں چل جاتا۔ اور نہ ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ خود کس حد تک اس بات کے مطابق عمل کرتا ہے یا کر سکتا ہے لیکن ایک ذات ایسی ہے جسے پتہ چلتا ہے اور وہی ذات انسان کی جزا اور سزا کے عمل کو نافذ کرتی ہے۔ وہ جانتی ہے۔ کہ جو کچھ کسی نے کہا ہے وہ کیوں کہا ہے کس رنگ میں کہا ہے اور اس کا اس کی اپنی ذات پر کتنا اثر ہے۔ وہ دوسروں کو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے تو کیا خود بھی ان نیکیوں پر عامل ہے یا نہیں۔

ویسے تو کہا جا سکتا ہے کہ انسان خود عامل ہو یا نہ ہو اچھی بات کرے تو کسی نہ کسی حد تک تو دوسروں پر اثر ہو گا ہی۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اسی لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ باتیں ہمیشہ اچھی ہی کی جائیں۔ تاکہ اگر انسان خود ان پر عامل نہیں ہے تو سننے والے تو اس پر عامل ہو جائیں۔ لیکن یہ کتنی بدقسمتی کی بات ہو گی کہ انسان اپنی اچھی باتوں سے دوسروں کو نیکی پر مائل کر دے اور وہ اچھی اچھی باتیں کرنے لگیں اور ان کا فائدہ اٹھائیں۔ لیکن خود اچھی باتیں کرنے کے باوجود اچھائی سے محروم رہے۔ سب سے پہلے تو اپنی کی ہوئی بات کا اپنی ذات پر اثر ہونا چاہئے۔ بلکہ جب تک وہ اثر نظر نہ آئے اس وقت تک جو بات کہی جاتی ہے وہ پوری طرح لوگوں پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب لوگ ایک دوسرے سے ملنے جلنے کی وجہ سے کردار کو پہچان لیتے ہیں تو وہ ہر بات کو کردار کے ترازو میں تولتے ہیں اور جب انہیں تضاد نظر آتا ہے تو وہ بات کہنے والے کو جھوٹا بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں بات تو اچھی کہہ رہا ہے لیکن یہ ہے جھوٹ۔ یعنی یہ بات اس کی اپنی زندگی میں موجود نہیں ہے۔ خود اپنا کردار کسی اور طرح کا رکھتا ہے اور دوسروں کا کردار بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔

اگر اس بات پر غور کیا جائے تو انسان دوسروں سے کوئی اچھی بات کہنے سے پہلے خود اس اچھی بات پر عامل ہو جائے۔ خود اچھی بات پر عامل ہونے کا نہ صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ چونکہ یہ بات دوسروں کے دل میں اتر جاتی ہے دوسرے بھی اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں تاکہ جو بات دل سے نکلتی ہے دل پہ اثر کرتی ہے۔ پس اگر ہمارا قول اور ہمارا فعل آپس میں مطابقت رکھتے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمارا قول ہمارے دل سے نکلا ہے اور چونکہ ہم خود اس پر عامل ہیں اس لئے وہ دوسروں پر اثر کرے گا۔

اگرچہ ویسے بھی یہ بات نہایت اہم ہے لیکن آج کل جب کہ ہم دعوت الی اللہ کی طرف خاص طور پر متوجہ ہیں ہمارے لئے یہ بات نہایت ضروری ہو گئی ہے کہ ہماری دعوت کا دوسروں پر اثر ہو۔ اور یہ اثر پیدا کرنے کے لئے ہمارے قول اور ہمارے فعل میں مطابقت ہونی چاہئے۔ اگر بات ہمارے دل سے نکلے گی تو یقیناً دوسروں کے دل میں اترے گی۔

گزشتہ ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یورپ میں فرمایا تھا کہ دعوت الی اللہ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم پہلے خدا کو اپنی زندگیوں میں لائیں۔ جن لوگوں کو ہم نے خدا کی طرف لانا ہے اگر وہ لوگ یہ دیکھیں کہ خود ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو وہ کس طرح ہماری بات سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ سب سے پہلی بات دعوت الی اللہ کے لئے جس کی اشد ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے قول کو اپنے فعل سے ہم آہنگ کریں۔ ہم دوسروں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے سے پہلے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قرب میں لے جائیں خدا کا قرب حاصل کریں اور ہماری زندگی سے یہ صاف ظاہر ہو کہ ہم واقعی خدا تعالیٰ کے قریب ہیں۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک ہمیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ ہم نے خدا کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا ہے اس وقت تک ہم دعوت الی اللہ نہ کریں۔ دعوت الی اللہ کرنے سے بھی اس بات کا احساس پیدا ہو گا کہ ہمیں خود بھی ویسا ہی بننا چاہئے جیسا کہ ہم دوسروں کو بنانا چاہتے ہیں۔

پس دعوت الی اللہ کے لئے انتظار کی ضرورت تو نہیں لیکن اس بات کی یقیناً ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ ہمارے قول اور ہمارے فعل سے خدا تعالیٰ ہماری زندگی میں نظر آئے۔ اگر ایسا ہو سکے تو ہماری دعوت الی اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور آخر ہم دعوت الی اللہ اس لئے کر رہے ہیں کہ ہم اس میں کامیاب ہوں۔ دعاؤں کے ساتھ ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور ان دعاؤں کے ساتھ جہاں ہم دوسروں کو بہتر بنانا چاہتے ہیں وہاں اپنے آپ کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہمارا قول اور ہمارا فعل ہم آہنگ ہوں۔ اور جو کچھ ہم کہیں اس کا دوسروں پر اچھا اثر ہو۔

دل میں جو کچھ ہے وہ باہر لائیے
چھوڑیئے ہر اک گماں کو اور یقیں بن جائیے
زندگی کے لمحے لمحے کو سنورتا دیکھئے
موت تو آ کر رہے گی، اس سے مت گھبرائیے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی
خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ (بھارت)

انیسویں صدی کی زبردست یادگار

سوامی شگن چندر اور ان کا جلسۂ مذاہب

پہلے زمانہ میں مختلف مذاہب کے لوگ دوستانہ ماحول میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ وہ باتیں اور مسائل جو عام لوگوں کی سوچ و سمجھ سے بلند ہوتی تھیں ایسی ہی مجالس اور جلسوں میں حل ہو جایا کرتی تھیں۔ مہاراجہ بکرماجیت کے زمانہ میں نورتن لکھے گئے۔ اسی طرح مہابھارت میں لوگ اپنی زبانوں میں بولتے تھے۔ یہ روایت قدیم سے چلی آرہی تھی۔ انیسویں صدی کے آخر میں امریکہ کے شہر شگاگو میں ایسا ہی ایک جلسہ ہوا، جو اگرچہ نہایت امن اور شائستگی کے ساتھ ہوا۔ مگر اس کے انتظام میں بھی پولیس انسپکٹروں کا شور و شغب شامل تھا اور جلسہ کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ مگر جو جلسہ 26۔ دسمبر 1896ء تا 29۔ دسمبر 1896ء اسلامیہ ہائی اسکول اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور میں منعقد ہوا وہ نہ صرف اپنی عددی تعداد (یعنی آٹھ ہزار سامعین پر مشتمل تھا) میں شگاگو کے جلسہ پر فوقیت رکھتا تھا بلکہ علاوہ اور پہلوؤں کے یہ جلسہ قرآن مجید، وید، گرنتھ اور توریت کے کامل عالموں پر مشتمل تھا اور ان حالات میں ایسا جلسہ صرف ہندوستان کی سرزمین میں ہی ہو سکتا تھا۔ جہاں اس وقت دنیا کے کل مذاہب موجود تھے۔ اس لحاظ سے اگر اسے انیسویں صدی کی زبردست مذہبی یادگار کے نام سے موسوم کیا جائے تو یہ اس کے شایان شان ہے۔

اس جلسہ کے بانی سوامی شگن چندر صاحب تھے، جو ہندوؤں کی کائستھ ذات سے تھے۔

یہ قدرت کی عجب ستم ظریفی ہے یا کوئی ماوراء العقل راز کے باوجود وہ شخص ایک بہت بڑے جلسے کا محرک بنا اور بہت سارے لوگوں سے وابستہ بھی رہا مگر اس کے ذاتی حالات مناسب تفاصیل کے ساتھ شاید کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ چند یادداشتوں میں معمولی اشارات ملتے ہیں جو کسی صورت میں مکمل کے ذیل میں نہیں لکھے جاسکتے۔

سوامی شگن چندر کا وطن اور تاریخ پیدائش کہیں بھی موجود نہیں پائی گئی۔ البتہ جلسہ مذاہب کی اختتامی تقاریر میں سے ان کی بھی ایک تقریر تھی، جس میں آپ نے بتایا کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے فقیر ہو گئے اور گجرات کے علاقہ کنجاہ کے مقام پر ایک مہاتما تھے۔ ان سے آپ کا تعلق ہو گیا تھا۔ اب اس بیان سے یہ خبر مفقود ہے کہ آیا گجرات ہی ان کا وطن تھا یا کوئی اور جگہ!!؟ اور وہ علاقہ کنجاہ کے مہاتما کون تھے اور ان کا نام و مسلک کیا تھا؟ بہرکیف اگر آپ کا وطن اس نسبت سے گجرات (پاکستان) کنجاہ کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو بظاہر اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوتی۔

سوامی صاحب کے حالات سے اگر کوئی شخص پوری شرح و بسط سے پردہ اٹھا سکتا تھا تو وہ جناب سابق ہریش چندر صاحب (یعنی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی) تھے، جو مذکورہ جلسہ میں قادیان سے جا کر شامل ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنے ایک مضمون مطبوعہ 20۔ جولائی 1946ء میں لکھتے ہیں کہ "جلسہ کی تمام تر کارروائی کے دوران میں اور پھر رپورٹ کی اشاعت تک تو سوامی جی ملتے ملاتے اور آتے جاتے رہتے پھر نہ معلوم وہ کیا ہوئے اور کہاں چلے گئے۔ گویا خدائی قدرت کا ہاتھ انہیں اس خدمت کی غرض سے قادیان لایا تھا اور پھر پہلے کی طرح غائب کر دیا۔"

بہرحال سوامی شگن چندر کے ایک ہم نشیں اور صحبت یافتہ حضرت منشی جلال الدین صاحب جو جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس جلسہ میں پڑھے گئے مضمون کے کاپی نویس بھی تھے، کا بیان ہے کہ سوامی شگن چندر رسالہ فوجی میں ہیڈ کلرک تھے کہ ان کے عیال و اطفال فوت ہو گئے اس لئے نوکری چھوڑ کر فقیر بن گئے۔ اس بیان سے اس امر کا تو پتہ چلتا ہے کہ آپ پڑھے لکھے آدمی تھے جو کہ رسالہ فوجی میں ہیڈ کلرک تھے مگر یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کی بیوی یا بچوں پر کیا وبا یا آفت وارد ہوئی کہ وہ فوت ہو گئے نیز یہ کہ وہ رسالہ فوجی کہاں تھا۔ لیکن ایک رستہ کھلا ہے کہ حضرت منشی جلال الدین صاحب کے حالات سے رسالہ فوجی کا تعین کیا جا سکتا ہے مگر باقی امور پھر بھی پردۂ راز میں رہیں گے۔

سوامی صاحب کے حالات مشمولہ جلسہ مذاہب رپورٹ میں اس بیان کی جزوی تائید کی جھلک پائی جاتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ لڑکپن سے میری زندگی عجیب ہو رہی ہے۔ چھوٹی عمر سے ہی مجھے مذہب کا خیال تھا۔ مجھے ملازمت بھی ایسی مل گئی جس میں اکثر مجھے دورہ پر رہنا پڑتا تھا۔ اور اس طرح میں اکثر مذاہب کے لوگوں سے ملتا رہتا تھا۔ میرا تمام تجربہ یہی ہے اور میں نے بھی سمجھا کہ اگر ہمارے ملک کو کسی کی ضرورت ہے تو با عمل لوگوں کی ضرورت ہے۔ یہ بات جب مجھے سمجھ میں آگئی تو میں کچھ عرصہ کے لئے فقیر ہو گیا۔ گجرات کے علاقہ میں کنجاہ مقام میں ایک مہاتما تھے اور میرا ان سے تعلق ہو گیا۔ میں جہاں کہیں ہوں مجھے وہ خواب کے ذریعہ سے ہدایت کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے ایسے ہی حکم سے میں تین چار سال تک کائستھ سوشل ریفارم میں لگا رہا۔"

مزید لکھتے ہیں کہ انسان کو تمام قسم کے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ میں اپنے بزرگوں کی زیادہ خدمت نہیں کر سکا۔ اس سے عیاں ہے کہ آپ اپنے گیان دھیان میں لگے رہے اور اپنے بزرگوں، والدین وغیرہ کی خدمت نہ کر سکے۔ اور فقیر ہونے سے دونوں مطلب لئے جاسکتے ہیں کہ وہ مسلمان فقیر ہو گئے یا ہندو فقیر بن گئے۔ یہ امر تو ان مہاتما کے نام کے معلوم ہونے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ بہرکیف گمان غالب یہی ہے کہ آپ ہندو فقیر بن گئے۔

سوامی شگن چندر صاحب کو اچانک 1892ء میں خیال ہوا کہ جب تک سارے لوگ اکٹھے نہ ہوں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ نے 1895ء میں اجمیر میں ایک دھرم مہوتسو (جلسہ مذاہب) کیا۔ پھر لاہور میں آکر ان ہی نقوش پر کام شروع کیا اور 1896ء کو جلسہ مذاہب بمقام لاہور منعقد کیا۔

مذکورہ جلسہ کے متعلق سوامی شگن چندر نے لکھا ہے کہ "مجھے مینجنگ کمیٹی کے بعض ممبرں کا خاص شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہوں نے مجھے ہر طرح مدد دی۔"

اس بیان کی تائید سابق ہریش چندر صاحب کے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔ موصوف رقمطراز ہیں کہ:۔

"کبھی وہ (یعنی سوامی شگن چندر) خود بطریق احتیاط قادیان آتے تو کبھی پیامبروں کے ذریعہ ان کی ضروریات کا انتظام کیا جاتا رہا اور اس طرح ہوتے ہوتے مطلوبہ کانفرنس کے قیام کی جھلک نظر آنے لگی۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی رہنمائی میں ایک ڈھانچہ تیار کیا گیا اور کام کرنے والے آدمیوں اور اخراجات کے کثیر حصہ کا انتظام حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کی طرف سے دیکھ کر اس ڈھانچہ میں زندگی کے آثار بھی نمودار ہو گئے اور اس طرح سوامی شگن چندر صاحب نے گویا جناب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی) کی اس دینی خواہش کے پورا کرنے میں ایک غیبی فرشتہ کا کام کیا۔' سوامی شگن چندر اپنی وضع قطع میں جیسے دکھائی دیتے تھے، اس کا نقشہ موصوف کی تقریر سے قبل خدا بخش صاحب جج نے بہ الفاظ ذیل کروایا جو رپورٹ جلسہ مذاہب میں درج ہے۔

"صاحبان! آپ کے سامنے ایک مورتی پیش کی جاتی ہے جو اپنی شکل قطع لباس (مراد سادھوانہ) کے باعث ایک کامل مورتی ہیں۔ میری مراد اس سے سادھو سوامی شگن چندر جی ہیں جو اس جلسہ کے اصل محرک اور بانی ہیں۔ امید ہے آپ ان کی باتیں سن کر خوش ہوں گے۔"

شاید یہی وجہ تھی کہ صدارت اور تقریروں کو حسب شرائط کمیٹی اندازہ کرنے کے لئے ان چھ (6) بزرگوں نے بطور ماڈریٹر ہونا قبول کر لیا۔

1۔ رائے بہادر بابو پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب۔

2۔ خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج سمال کاز کورٹ لاہور۔

3۔ رائے بہادر پنڈت رادھا کشن صاحب سول پلیڈر چیف کورٹ سابق گورنر جموں۔

4۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب طبیب شاہی۔

5۔ رائے بھوانی داس صاحب ایم۔ اے اکسٹرا اسٹلمنٹ آفیسر جہلم۔

6۔ جناب سردار جواہر سنگھ صاحب سیکرٹری خالصہ کمیٹی لاہور۔

اس جلسہ (دھرم مہوتسو) کے سیکرٹری دھنپت رائے بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب تھے جنہوں نے اگزیکٹو کمیٹی دھرم مہوتسو کی اجازت خاص سے 1897ء میں مطبع صدیقی لاہور سے 1425 کی تعداد میں خواجہ غلام محی الدین صاحب تاجر پشمینہ لاہور کی فرمائش پر "رپورٹ جلسہ مذاہب" (دھرم مہوتسو) شائع کی۔ اگرچہ شروع ہی سے سوامی شگن چندر صاحب کے "اشتہار واجب الاظہار...... میں اس امر کا اظہار موجود تھا کہ "یہ سب تقریریں ایک مجموعہ میں چھپ کر پبلک کے فائدہ کے لئے اردو، انگریزی میں شائع کر دی جائیں۔" مگر معلوم ہوتا ہے کہ تاجر مذکور نے سوامی جی کے جذبہ سے متاثر ہو کر اس کی اشاعت میں کوئی خاص مدد دی ہو گی۔ جن کے باعث تاجر صاحب کا نام بطور فرمائش خاص رپورٹ جلسہ مذاہب کے ٹائٹل پیج پر مذکور ہے۔ کتاب / رپورٹ کا اردو ایڈیشن (بار اول) تو ہمارے پیش نظر ہے۔ مگر سوامی جی کے اعلان کے برخلاف رپورٹ کا انگریزی ایڈیشن آج تک ہماری نظروں سے نہیں گزرا۔ البتہ جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تقریر جو آپ کی نمائندگی میں جلسہ مذاہب میں پڑھی گئی' کے کئی ایڈیشن نہ صرف انگریزی بلکہ دنیا کی کم و بیش بیس پچیس زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

سابق ہریش چندر جی اپنے مذکورہ بالا مضمون میں بیان کرتے ہیں کہ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب شائع ہوئی۔ اور منتظمہ کمیٹی جس کے اراکین ہر مذہب و ملت کے ممبر اور اپنے طبقہ کے ذمہ دار لوگ تھے، کی طرف سے اس کے خرچ و صرف سے شائع ہوئی۔" یہ درست معلوم ہوتا ہے کہ خرچ و صرف کا معتدبہ حصہ اراکین کمیٹی کا ہو گا مگر رپورٹ کی ابتدا اور آخر میں دیئے گئے اشتہارات اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ اس کی اشاعت میں حصہ لینے والوں میں چند اشاعتی مراکز اور اخبارات و رسائل کا بھی حصہ تھا کیونکہ ان کے اشتہارات بھی اس رپورٹ کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ ان مختلف النوع اشتہارات ہی سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ جلسہ ہر مذہب و ملت میں کس قدر مقبول ہو چکا تھا اور اس کے مضامین سے تحریری اطلاع پانے کی کس قدر بے قراری تھی۔ ترتیب وار اشتہارات کی تفصیل یوں ہے:۔

سناتن دھرم گزٹ (سناتن ہندو دھرم کا ماہوار رسالہ)، اخبار پنجاب سماچار لاہور جو ہندوؤں ہی کا لاہور ہی سے نکلنے والا ہفتہ وار اخبار تھا)۔ کمال الدین بی۔ اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی طرف سے ایک مبارک تجویز متعلقہ طبع ثانی براہین احمدیہ و دیگر کتب۔ ویسٹرن سوپ کمپنی کشمیری بازار لاہور کی طرف سے پاک و صاف صابون۔ تحفہ لاہور کا اشتہار ہے، فقیر محمد صاحب جو سراج الاخبار جہلم شہر کی طرف سے ایک کتاب

ایک اچھی بات

نیکی ایک زینہ ہے "دین حق" اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل کا اشتہار ہے' اسی طرح غلام محی الدین اینڈ کمپنی سوداگران و ٹھیکیداران فوجی لدھیانہ کی طرف سے ایک لمبا چوڑا اشتہار ان کی مصنوعات بمع قیمت مصنوعات درج ہے اور اشتہار کے آخر میں درج ہے کہ غلام محی الدین میونسپل کمشنر لدھیانہ لیٹ 18- بنگال مطبع رضوی دہلی کی طرف سے ان کتابوں کے بارے میں اشتہار ہے- نصائح العارفین ترجمہ معراج المومنین' حضرت امام اعظم کے بارے میں کتاب حیات اعظم' مجموعہ رسائل متبرکہ' رحمانی فوائد اسماء ربانی تکملہ سیر الاولیاء سیر العارفین' محمد غوث گوالیاری کی کتاب بحرالحیات' حضرت نظام الدین اولیاء کی احسن الشواہد' حضرت اویس قرنی کی بابت لطائف نفیسہ در فضائل اویسیہ ہے- اس کے بعد ہفتہ وار اخبار صدائے ہند لاہور کا اشتہار ہے- جو دین محمد مالک اخبار صدائے ہند کی طرف سے ہے- کشن چند کمپنی دروازہ شاہ عالمی وچھووال' لاہور کی طرف سے اخبار ہمدرد ہند' لاہور کا اشتہار ہے- پھر خالصہ بہادر' لاہور کی کتابوں' آخری پیشوا' ظفر نامہ' تواریخ گورو خالصہ کا اشتہار مینجر خالصہ بہادر انار کلی' لاہور کی طرف سے ہے- فیروز الدین مالک اخبار شیر ہند و مہتمم تجارتی ایجنسی لاہور کی طرف سے اپنے تجارتی مال کا اشتہار ہے- بعدہ' فہرست کتب مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب درج ہے جو قادیان سے دستیاب ہو سکتی ہیں- مثلاً کتب متعلقہ عیسائیت' نور القرآن' سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب' تحفہ قیصریہ' ضیاء الحق' نور الحق' جنگ مقدس' آریہ مذہب کے متعلق' سرمہ چشم آریہ' آریہ دھرم' شیعہ مذہب کے متعلق سر الخلافہ' حجۃ اللہ اور اپنے (یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے) دعویٰ کے متعلق ازالہ اوہام' توضیح المرام' حمامۃ البشریٰ' نور الحق' تحفہ بغداد' رسائل اربعہ' نشان لیکھرام کے متعلق' سراج منیر' استفتاء' براہین احمدیہ' کرامات الصادقین' برہان دین' ملکہ معظمہ کی خدمت میں تحفہ قیصریہ اس ڈیڑھ کالمی اشتہار کے بعد سید محمد عبد القادر مالک وایڈیٹر اخبار مخبر دکن مدراس کا اشتہار ہے- پھر اخبار چودھویں صدی' راولپنڈی کا اشتہار منشی سراج الدین احمد ایڈیٹر اخبار ہذا کی طرف سے ہے- آخر میں مطبع صدیقی محلہ سارھیوان' لاہور کے مینجر محمد وحید کی طرف سے مکتبہ مذکور کا اشتہار ہے- آخری صفحہ پر غلام محی الدین تاجر پشینہ محلہ چہل بیبیاں' لاہور کا اشتہار ہے جو رپورٹ جلسہ مذاہب کے بارے میں ہے- یہ رپورٹ 280 صفحات پر مشتمل ہے- اس کی اشاعت میں بالخصوص دلچسپی اخبارات و رسائل کی ہے' جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان اخباروں میں بھی جلسہ مذاہب کے بارے میں تبصرہ جات بھی مندرج ہوں گے جو تا ایں دم اشاعت عامہ کے محتاج ہیں-

سوامی شگن چندر نے اپنی مختصر تقریر میں اپنے مذہب کے بارے میں بھی پردہ اٹھایا ہے:

"میرا کوئی مذہب نہیں سوائے اس کے جو میرے ماں باپ کا تھا-"

اس سے ظاہر ہے کہ سوامی جی کی تربیت میں موصوف کے ماں باپ کا زبردست اثر موجود ہے جو شگن چندر میں جلسہ اعظم کے وقت میں موجود تھا مگر سوامی جی کے والدین کے نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے- سوامی جی اپنے مذہب کی مزید تفاصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

سادھارن میرا مذہب یعنی آسان مذہب' یہ وہی مذہب ہے جو سب سے پہلے ہندوستان میں تھا جبکہ ہندوستان تمام دنیا میں فضیلت رکھتا تھا-"

سوامی جی نے سادھارن مذہب کی فضیلت کی وجوہ بیان نہیں کی ہیں- تاہم اسلام بھی ایک آسان مذہب کی تعلیم دیتا ہے جس سے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے کہ تمام مذاہب خدائے واحد ویگانہ کی طرف سے تھے- بعد میں لوگوں نے ان میں اپنے نفوس کی ملونیاں شامل کر کے مصفیٰ چشمہ گدلا کر دیا- اسی وجہ سے خالق کائنات نے ہر زمانہ میں اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنے ہادی بھیجے اور ہندوستان بھی اس سنت مستمرہ سے استثنا کا پہلو نہیں رکھتا- سوامی جی نے اپنے مذہب کے بارے میں مزید بتایا کہ:

"اس مذہب کی رو سے انسان کا مذہب پیدا ہونے کے وقت سے شروع ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اس کی تمام چیزیں یہاں رہ جاتی ہیں' مگر سادھارن دھرم ساتھ جاتا ہے- سادھارن مذہب کیا سکھلاتا ہے- اول ورزش جسمانی اس زمانہ میں ہر ایک آدمی ورزش کرتا تھا-"

اس کی تفصیل سوامی جی نے اپنی کتاب میں بھی لکھی جو جلسہ مذاہب کے موقعہ پر دستیاب تھی- مگر آج وہ شاید کہیں بھی نہ مل سکے- البتہ اہل علم کے ذاتی کتب خانوں میں کہیں محفوظ ہو تو ہو مگر اس کا تذکرہ سوامی جی کے نام کے ساتھ کہیں سننے میں نہیں آیا ہے- سوامی جی آگے فرماتے ہیں:

"دوسرا امر ہے اخلاقی صحت (برہم چرج) یعنی ودھیا پڑھنا' انسانی قوت کو ضائع نہ کرنا اور مادری زبان میں علم حاصل کرنا- امر تیسرا روح اور روحانی زندگی کے حاصل کرنے کے طریق مثلاً گوشہ نشیں ودیا دانوں کی صحبت' خدا کے آگے تعریف اور دعا' ان سب کے بعد میں فکر معاش کرنا' اس دھرم کی رو سے مخالفوں کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جو تکلیف کوئی دیوے اس سے زیادہ تکلیف اس کو نہ دی جاوے- ایسا ہی اس دھرم کی تعلیم ہے کہ شادی سے لذات جسمانی کی مراد نہ ہو بلکہ عمدہ اولاد کا پیدا کرنا- اگر یہ کام نہ ہو سکیں تو آپت دھرم یعنی تکلیف کا مذہب ہے- اور ایک سماجک دھرم یہی ہوتا ہے- یعنی ہر طرح کے لوگ جمع ہوں تو ملک کی بہبودیوں میں غور کریں- الغرض اس دنیا میں رہ کر اس دنیا کو چھوڑنا' عقل کو کچھ شئی نہ سمجھنا- گناہ کو چھوڑنا' یہ وہ امور ہیں کہ سادھارن دھرم نے انسان کو تعلیم کئے ہیں-"

سوامی شگن چندر کے خیالات سے اتفاق و اختلاف ممکن ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ ایک امن پسند انسان تھے جو صداقت کے جویا تھے- جیسے کہ انہوں نے اپنے جلسہ مذاہب کے پہلے اشتہار میں لکھا تھا کہ:

"ان سب بزرگوں کے مجمع میں ہر ایک تقریر کا دوسرے کی تقریر کے ساتھ موازنہ کریں اور جہاں حق کی چمک پاویں اس کو قبول کر لیں-"

مگر سوامی جی نے اپنے ان خیالات کے برخلاف کسی تقریر کے حسن وقبح پر تبصرہ نہیں کیا- بلکہ اگر کوئی تبصرہ کے رنگ میں ان سے بات منسوب کی جا سکتی ہے تو ان کا یہ بے ضرر سا اور محتاط رنگ میں بیان ہے:

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ کوئی مذہب خوبیوں سے خالی نہیں- لیکن مذہب میں بظاہر کوئی کمی یا خرابی نظر آتی ہے تو اس لئے کہ ہر ایک مذہب والے اپنے مذہب کی خوبیوں پر عمل نہیں کرتے- چنانچہ اب اس مقام پر ہر ایک نے اپنے مذہب کی عمدگیاں ظاہر کر کے لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے-"

سوامی جی نے جو فائدہ حاصل کیا اس سے پردہ نہیں اٹھاتے ہیں- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی پر کسی سمت سے بالخصوص ان کے ہم مذہبوں کی بابت سے کوئی دباؤ تھا جس کے باعث وہ کھل کر کچھ نہ کہہ سکے- اور کچھ کہا بھی تو اپنے ماں باپ کے خیالات کو ہی درست بیان کیا اور جملہ تقریروں پر اپنی رائے کو دم در گلوگرہ کن ہی سے کہا- مبادا کوئی مزید پتانہ ٹوٹ پڑے جس کے باعث ان کی یہ کایا کلپ ہو گئی تھی- یہ گمان کرنا شاید موصوف سے زیادتی کا باعث ہی گردانا جائے- مگر اپنی جگہ یہ بھی ایک حقیقت ہے اور نہ ہی اپنی طرف سے ایزاد بلکہ رپورٹ جلسہ مذاہب مرتبہ دھنپت رائے کمیٹی کو تقریروں سے اندازہ کرنا تھا جو کہ شاید عمداً پس پشت ڈال دیا گیا اور صرف تقریروں کو شائع کرنا ہی کافی سمجھا گیا- اس کے باوصف سوامی جی کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے- کیونکہ جیسا نقشہ سابق ہریش چندر نے سوامی شگن چندر کے بارے میں کھینچا ہے وہ کسی کھلے اظہار کا متقاضی تھا مثلاً یہی کہ:

1896ء کے نصف دوم کا زمانہ تھا کہ اچانک ایک اجنبی انسان سادھو منشی بھگوے کپڑوں میں ملبوس شوگن نامی وارد دارالامان (قادیان) ہوا- اور جلد ہی ہماری مجالس کا ایک بے تکلف رکن نظر آنے لگا- ایک دن حضرت مولانا نورالدین صاحب... کی مجلس میں شریک ہوا تو دوسرے ہی روز (حضرت بانی سلسلہ) کے دربار میں شام اور صبح کی سیر میں شامل ہو کر (حضرت صاحب) کی خاص توجہات کا مورد بن گیا کیونکہ وہ شخص اپنے آپ کو حق کا متلاشی اور صداقت کا طالب ظاہر کرتا ہوا اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لئے آسمانی پانی کی تلاش میں دور و نزدیک قریہ بہ قریہ بلکہ کوبکو سرگرداں پھرتا ہوا قادیان کی (-) بستی میں اپنے مدعا و مقصود کے حصول کی امید لے آیا اور کچھ لے کر ہی لوٹنے کی نیت سے پہنچا تھا اور اس کی نیک نیتی ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ باوجود غیر ہونے کے بہت جلد اپنا لیا گیا- وہ صرف سادھو تھا- جو بھگوے کپڑوں میں اپنا فقر و حاجات چھپائے تھا اور نہ کوئی ایسا سوال جس کو دام و درہم کی ضرورت اور روپے پیسے کی لالچ قادیان میں تقسیم ہوتے خزائن کی خبریں یہاں کھینچ لائی ہوں- بلکہ وہ واقع میں متلاشی حق اور طالب صداقت تھا- ورنہ (حضرت بانی سلسلہ) جس کی فراست کامل جوہر شناس تھی اور جو خدا کے عطا کردہ نور سے دیکھا کرتا تھا-

یوں اس کی طرف ملتفت نہ ہو جاتا-"

جناب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی میں ایک خاص استغناء تھا- جب سابق ہریش چندر کے والد صاحب ان کو قادیان سے لے جانے پر مصر تھے اور مولانا نورالدین صاحب نے اس ضمن میں کچھ کہنا چاہا تو فرمایا- اس وقت آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آواز میں ایک جلال' شوکت اور رعب تھا:

"نہیں مولوی صاحب ہمیں نام کے مسلمانوں کی ضرورت نہیں- اگر ہمارا ہے تو آجائے گا ورنہ کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے کیا حاصل؟

اور یہی حال غالباً سوامی چندر کے بارے میں مستنبط ہے- اگرچہ وہ جیسا کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے اظہار حق سے رکے رہے مگر بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بن گئے- ابتدائً سوامی جی بقول سابق ہریش چندر جناب غلام احمد قادیانی کی صحبت فیض بخش سے ایسا گرویدہ ہوا کہ وہ قادیان رک جانے پر آمادہ ہو گیا مگر خدائے تعالیٰ کو اس کے ذریعہ سے ایک عظیم الشان کام لینا تھا- جو جناب مرزا صاحب کی ایک دیرینہ خواہش تھی اور اس کی تکمیل کا باعث سوامی جی بن گئے-

اوپر کہیں مضمون زیر نظر میں سوامی شگن چندر کے دوران جلسہ اور بعد میں رپورٹ جلسہ مذاہب کی اشاعت تک ملتے ملاتے رہنے کا ذکر آیا اور بعد میں غائب ہو جانے کا بھی- تاہم سوامی شگن چندر جی کی وفات بعمر 67 سال 17- اگست 1915ء کو دہلی میں ہوئی (ملاحظہ ہو "اخبار الفضل" قادیان دارالامان 16- ستمبر 1915ء- یہ حوالہ میرے پیارے دوست خلیل قمر نے ناچیز کو بہم پہنچایا ہے- ہم ان کی اس عنایت کے لئے سراپا سپاس ہیں-) اس لحاظ سے سوامی جی کا سال پیدائش 1848ء بنتا ہے اور اگر سوامی شگن چندر کے حالات پر میسر شدہ ماخذ پر اعتبار کر لیا جائے تو موصوف گجرات کے علاقہ کنجاہ سے تعلق رکھنے والے ثابت ہوتے ہیں-

پروگرام واقفینِ نو "ناصر بلاک" ربوہ

مورخہ 15 فروری 1997ء کو دارالرحمت شرقی (ب) نصرت آباد' شکور پارک اور دارالفتوح کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کا ایک وفد جو 40 واقفین نو اور 15 ٹیچرز اور منتظمین پر مشتمل تھا- جابہ (نخلہ) اور کلر کہار کے ایک معلوماتی اور تفریحی دورہ پر گیا-

پروگرام کے مطابق بچوں کو جابہ کے علاقہ میں اس جگہ کی سیر کرائی گئی جو نخلہ کے نام سے موسوم تھی اور جہاں حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے موسم گرما میں قیام کے لئے بلند پہاڑی پر ایک قیام گاہ بعض دفاتر بیت الذکر اور ایک باغ بنوایا تھا- آجکل یہ جگہ ویران ہو چکی ہے تعمیرات کے کھنڈرات رہ گئے ہیں- مکرم صالح محمد صاحب نیز بعض دیگر احباب جنہوں نے اس جگہ کو اس زمانہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل22-نومبر1955ء

بچوں میں شکر کی زیادتی دانتوں کی بوسیدگی کا

اصل سبب نہیں

دانتوں کی بوسیدگی یہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا شکر کی زیادتی دانتوں کی بوسیدگی پیدا کردیتی ہے یا نہیں۔ لندن لیورپول اور شیفلڈ میں گذشتہ دو سالوں کے دوران میں تقریباً آٹھ سو بچوں پر عملی تجربات کئے گئے۔ ان تحقیقات کا نتیجہ حال میں شائع ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پرانے خیالات غلط تھے۔ یہ دریافت ہوا ہے کہ بچوں میں شکر کی زیادتی بوسیدگی دندان کا رجحان نہیں پیدا کرتی بشرطیکہ ان کی عام غذا اچھی ہو۔ دو سال سے لے کر ۱۴ سال کی عمر تک بچوں کو گوشت' دودھ' پنیر' تازہ پھلوں اور سبزیوں کے علاوہ مچھلی کے تیل اور لیموں کے رس کی مکمل غذائیں دی گئیں۔ اور شکر کا راتب بڑھا دیا گیا۔ تحقیقاتی طبی کمیٹی کا بیان ہے۔ کہ جن بچوں کو دودھ اور مچھلی کے تیل کی وافر مقداریں مکمل غذاؤں کے ساتھ دی گئیں انہیں شکر کی زیادتی یا کمی دونوں سے دانتوں میں کوئی خرابی نہیں پیدا ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری "مہذب" غذاؤں میں صاف کی ہوئی شکر کی زیادتی دانتوں کے لئے لازماً مضر نہیں ہے۔ بشرطیکہ یہ غذائیں دوسرے لحاظ سے مکمل اور متوازن اجزاء تغذیہ جسم کے لئے اپنے اندر موجود رکھتی ہوں۔

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دانتوں کے بننے کے پورے زمانہ میں شکر زیادہ دینے سے بوسیدگی نظر نہیں آئی۔ لیکن اچھی غذا کھانے والے بچوں میں شکر کم لینے کی حالت میں بھی بوسیدگی پیدا ہو گئی۔

شکر اور دانت ایلیانوئس یونیورسٹی کے ماہر امراض دندان ڈاکٹر رابرٹ کیزل کہتے ہیں کہ اگر صاف کی ہوئی شکر غذا سے خارج کردی جائے۔ تو دانتوں کی بوسیدگی کا مسئلہ پیدا ہی نہ ہو گا وہ کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں بوسیدگی دندان تقریباً اسی تناسب سے ہے کہ جس تناسب سے باشندے شکر استعمال کرتے ہیں۔

امریکہ کے باشندے سالانہ فی کس تقریباً سو پونڈ شکر مختلف شکلوں میں استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت کافی کاربوہائڈریٹ تغذیہ کے لحاظ سے یہ مقدار ۶۰ تا ۷۰ پونڈ زیادہ ہے۔ یہی حال تقریباً دوسرے مہذب ملکوں کا ہے۔

دانتوں کی بوسیدگی کی روک تھام کے لئے ٹوتھ برش (مسواک) ایک اہم حربہ ہے۔ مگر اسے لوگ عموماً صحیح طریقہ سے استعمال نہیں کرتے۔ جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ منہ کے اندر بوسیدگی کا عمل کھانا کھانے کے بعد پہلے ۲۰ یا ۳۰ منٹ میں بہت زیادہ واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا صبح نہار منہ اور رات کو سونے سے پہلے برش استعمال کرنے کا مقبول عام رواج بوسیدگی کے سدباب کے لئے کافی نہیں ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد فوراً دانت اچھی طرح صاف کرنے چاہئیں۔

چیچک کا ٹیکہ یہ عام خیال ہے کہ ایک بار چیچک کا ٹیکہ لگا دینے سے ہمیشہ کے لئے امنیت حاصل ہو جاتی ہے۔ سراسر غلط ہے۔ درحقیقت بچپن میں ٹیکہ لگانے سے صرف کچھ عرصے تک تحفظ ہو سکتا ہے اور یہ تحفظ مختلف افراد میں مختلف درجہ اور مختلف مدت کا ہوتا ہے ایلیانوئس کے ڈاکٹر کوہن کا خیال ہے کہ یہ تحفظ تین یا پانچ سال کے اندر کم ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ جب ٹیکہ کے داغ رکھنے والے 909 افراد کو دوبارہ ٹیکہ لگایا گیا تو ان میں 299 افراد میں پھر چھالہ نمودار ہو گیا۔

(اخبار الطب کراچی 15-نومبر1955ء)

بقیہ صفحہ 4

میں جبکہ یہ آباد تھی اور زندگی کی رونقوں سے معمور تھی دیکھا ہوا تھا۔ ایک ایک نشان دیکھ کر بتایا کہ یہاں کیا ہوا کرتا تھا۔ مکرم میر قمر سلیمان صاحب (نائب وکیل وقف نو) جو اس وفد کے نگران تھے نے بچوں کو تفصیل سے اس جگہ کی تاریخی حیثیت اور تعمیرات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

جابہ کے بعد واقفین بچوں نے کلر کہار کی سیر کی۔ کلر کہار ایک خوبصورت اور قدرت کے حسن سے مالا مال وادی ہے۔ کہتے ہیں کہ مغلیہ خاندان کے بانی ظہیرالدین بابر کا جب اس جگہ سے گزر ہوا تو اس نے اس جگہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ جگہ تو کشمیر کا بچہ ہے۔ یعنی اپنے قدرتی حسن میں بالکل اس جیسی جگہ ہے۔ بچوں نے اس جگہ چشمہ' تخت بابری۔ قدرتی جھیل۔ خوبصورت موڑ لوکاٹ اور انار کے باغات دیکھے اور انکے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ جھیل کنارے بچوں کی تفریح کے لئے کئی انتظامات موجود ہیں جن سے بچوں نے خوب لطف اٹھایا۔ جھیل میں کشتی کے ذریعہ سیر بھی کی۔

MTA کی ایک ٹیم نے سارے پروگرام کی ساتھ کے ساتھ ایک ویڈیو بھی تیار کی۔ پروگرام بہت دلچسپ رہا وفد کے سب ممبران اس معلوماتی اور تفریحی پروگرام سے خوب محظوظ ہوئے۔ پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم عبدالرشید صاحب تبسم اور انکے نائبین نے بھرپور تعاون کیا۔ وکالت ان سب کی بیحد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

○

آتا ہے نظر تاروں میں مہتاب علیحدہ
ہر پہلو سے ہے وہ دُرِ نایاب علیحدہ

جو کچھ بھی میسّر تھا وہ سب بانٹ دیا ہے
رکھّے نہیں اپنے لئے کچھ خواب علیحدہ

معلوم ہے کیا تیری نگاہوں کا ہدف ہے
رکھّی ہے وہ شے نادر و کمیاب علیحدہ

ترتیب سے رکھتی نہیں یادیں کبھی لیکن
باندھا ہے ترے نام کا اک باب علیحدہ

حرفوں کے بدن ٹوٹے ہیں اس شب کی دکھن سے
جو یاد میں گذری شبِ مہتاب علیحدہ

اب چارہ گری کوششِ ناکام رہے گی
اس مرتبہ ہیں درد کے اسباب علیحدہ

امتہ الباری

یادرفتگان

بلال احمد خان رند- ربوہ

محترم مستری اللہ بخش خان رند صاحب (بستی رندان)

میرے دادا جان محترم مستری اللہ بخش خان صاحب رند بستی رندان ۱۹۹۱ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت ہی صابر و شاکر حوصلہ مند نہایت سادہ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔

آپ ڈیرہ غازی خان کے ایک گاؤں بستی رندان میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ شروع ہی سے سخت محنتی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بڑے مہمان نواز' ہمدرد' امن پسند' خدا پرست' سادہ طبیعت اور متوکل انسان تھے۔ اکثر پیدل چلا کرتے تھے۔ بڑی مثالی صحت رکھتے تھے۔ اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کو امامت احمدیہ سے والہانہ محبت تھی۔

محترم دادا جان نے دو شادیاں کیں۔ میری پہلی دادی سے تین بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی ابھی یہ تمام بچے بہت چھوٹے ہی تھے کہ محترمہ دادی جان اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ بچوں کی بہتر تربیت اور اچھی پرورش کے لئے آپ نے دوسری شادی کی جن کے بطن سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں ایک بیٹا عین جوانی میں اللہ کو پیارا ہو گیا۔ آپ نے اس عظیم صدمے کو بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ اور خدا کی رضا پر ہمیشہ راضی رہے۔

آپ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی تمام زمین دریا برد ہو گئی۔ کاشت کرنے کے لئے کوئی زمین نہ بچی۔ اس لئے مالی حالات بہت ہی خراب ہو گئے۔ تقریباً گاؤں کے تمام لوگوں کی زمین دریا برد ہو گئیں۔ اس صورت حال میں گاؤں کے تمام لوگ پریشان حال تھے۔ آپ لکڑی کا ہنر جانتے تھے چارپایاں وغیرہ بنانے کا کام۔ اسی وجہ سے آپ نے بہت جلد ہی اپنے مالی حالات بہتر سے بہتر کر لئے۔ جبکہ گاؤں کے لوگ اس مالی مشکل سے باہر نہ نکل سکے۔ آپ جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ کبھی یہ برداشت نہ کرتے تھے کہ کوئی جماعت کے بارہ میں نازیبا الفاظ کہے۔ ہمیشہ غیرت اور جواں مردی کا مظاہرہ کرتے۔ آپ نے آخری ایام بیماری کی حالت میں گزارے۔ آپ تقریباً ایک ماہ بیمار رہے۔ آخر اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کی تمام اولاد آپ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے تقریباً 85 سال کی عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے پیارے دادا جان کو اپنے خاص قرب کا مقام بخشے اور ہمیں بھی ہمیشہ اعلیٰ اخلاق اور قربانیوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی کوریا میں مزدوروں میں بے چینی

جنوبی کوریا میں حکومت نے کچھ لیبر قوانین ترمیم کے ساتھ شائع کئے تو مزدور یونین احتجاج پر اتر آئی۔ اب نہ حکومت پیچھے ہٹتی ہے۔ نہ کوئی یونین ان قوانین کو تسلیم کرتی ہے۔ ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ اور اس طرح آئے دن زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔ ان نئے قوانین کے مطابق آجر کو یہ آسانی دی گئی ہے کہ وہ جب مناسب سمجھے کسی مزدور کو برطرف کردے۔ اور جو لوگ بیرونی لوگوں کو ملازم رکھتے ہیں وہ باقاعدگی کے ساتھ حکومت سے اجازت لے کر مسلسل اطلاع دیتے رہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ حکومت جو ان قوانین کو مفید سمجھتی ہے وہ اس جھگڑے کے لمبا ہونے سے نہیں گھبرائے گی۔ لیبر تنظیمیں یہ کہتی ہیں کہ ہم احتجاج تو جاری رکھیں گے لیکن صنعت کی پیداوار پر برا اثر نہیں پڑنے دیں گے۔ بعض تنظیمیں ایسی ہیں جو زبانی جمع خرچ کے ساتھ احتجاج کرتی ہیں اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ابھی ہڑتال کا وقت نہیں آیا۔

○○○

سربوں کے خلاف مقدمہ

عالمی عدالت انصاف اب بوسنیا کے تین مسلمانوں اور ایک کروٹ کے خلاف مقدمہ سن رہی ہے۔ یہ پہلا مقدمہ ہے جو بوسنیا کے سربوں کے خلاف عدالت میں آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملزمان یہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مجرم نہیں کہیں گے ان چاروں افراد پر قتل کا مقدمہ ہے۔ اور اگرچہ اب تک اس سلسلے میں ہچکچاہٹ محسوس کی جارہی تھی کہ ایسے لوگوں پر موجودہ حالات میں مقدمہ کیا جائے یا نہ کیا جائے لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ کرلیا گیا ہے کہ مقدمہ ضرور کیا جانا چاہئے۔

○○○

سری لنکا میں تامل باغی

سری لنکا میں ایک لمبے عرصے سے حکومت اور باغیوں میں تصادم چل رہا ہے۔ تامل ٹائیگر گوریلے فوجی کیمپوں پر حملہ کرتے ہیں اور حکومت ان گوریلوں کو شہری علاقوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ گزشتہ روز تامل ٹائیگر کے حملے میں 300 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ کسی ملک کے اندر رہتے ہوئے ایک خطے کو الگ کرکے اس پر اپنی حکومت بنانے کا عمل آسان نہیں ہوتا۔ تامل ٹائیگر گوریلے سری لنکا میں ایک خطے کو الگ کرکے اپنا آزاد ملک بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے من تن دھن کی بازی لگائی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی تک کامیابی کی کوئی کرن نظر نہیں آئی۔ سری لنکا ہے بھی اتنا چھوٹا سا ملک کہ اسے تقسیم کرنا شائد مفید نہ ہو۔ جب فوجی کارروائی ہوتی ہے تو گوریلے خاصی بڑی تعداد میں ہلاک بھی ہوتے ہیں اور بہت سا اسلحہ بھی چھوڑ جاتے ہیں بتایا جاتا ہے کہ 1972ء سے اب تک پچاس ہزار افراد اس تصادم میں ہلاک ہو چکے ہیں۔

○○○

شیخ نور احمد منیر

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا

ایک ناقابلِ فراموش واقعہ

میرے والد ماجد شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ جن ایام میں بڑھاپے کی وجہ سے صاحب فراش تھے اور نقاہت کی وجہ سے ان کی صحت روزانہ مایوس کن مرحلہ میں داخل ہوتی جارہی تھی۔ آپ مجھے کوئی نہ کوئی اپنے واقعات بتلایا کرتے ایک دن آپ نے بیان کیا کہ میں بعض اوقات فجر کی عبادت کے لئے قادیان کے محلہ دارالبرکات سے بیت المبارک جایا کرتا تھا اتفاقاً ایک دن الحکم سٹریٹ میں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی میرے آگے جارہے تھے ان کی منزل بھی بیت المبارک تھی حضرت مولوی صاحب آہستہ چلتے تھے مگر اس کے بالمقابل والد صاحب بہت تیز چلتے تھے۔ والد صاحب نے بھی اپنے چلنے کی رفتار کو کم کر دیا اور حضرت مولوی صاحب کے پیچھے ان کے قدم پر قدم رکھ کر چلنا شروع کر دیا۔ حضرت مولوی صاحب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور والد صاحب کو فرمایا کہ شیخ صاحب آپ تو بہت تیز چلنے کے عادی ہیں مگر والد صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نے بھی اور میں نے بھی بیت المبارک جانا ہے لہٰذا آپ کی صحبت مبارکہ سے میں محظوظ ہو رہا ہوں۔ جب حضرت مولوی صاحب بیت المبارک کے سیڑھیوں کے پاس پہنچے تو احباب بیت المبارک سے باہر آرہے تھے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اس دن بہت جلد معمول کے خلاف بیت میں آئے اس پر حضرت مولوی صاحب نے والد صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ شیخ صاحب بیت الاقصیٰ میں جاتے ہیں چنانچہ والد صاحب نے حضرت مولوی صاحب کے ارشاد اور خواہش کے پیش نظر بیت الاقصیٰ کا رخ کیا وہاں پر جب بیت الاقصیٰ کے صحن میں داخل ہوئے تو امام نے عبادت ختم کر دی۔ حضرت مولوی صاحب نے والد کو فرمایا کہ چلو بیت الفضل (محلہ ارائیاں) میں چنانچہ بیت الاقصیٰ کی عقبی گلی میں سے ہوتے ہوئے بیت الفضل میں پہنچے وہاں کلام الٰہی کا درس ہو رہا تھا اور عبادت ہو چکی تھی حضرت مولوی صاحب نے والد صاحب کو فرمایا کہ چلیں دارالشیوخ کی بیت میں چنانچہ ڈھاب کے خشک راستہ میں سے اور بڑے باغ سے ہوتے ہوئے محلہ دارالشیوخ کی بیت میں پہنچے تو بیت کا خادم صفوں کو اکٹھا کر رہا تھا اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا

شیخ صاحب آپ عبادت پڑھائیں" والد صاحب نے حضرت مولوی صاحب کے ارشاد کی تعمیل کی۔

والد صاحب نے جب یہ واقعہ سنایا تو وہ اشکبار ہو گئے اور کیفیت بدل گئی اور ساتھ ہی کہا کہ اس عبادت کا لطف بہت آیا۔

عاجز راقم عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کا یہ واقعہ مولوی صاحب کی عبادت کے ساتھ والہانہ عقیدت کی غمازی کر رہا ہے کیونکہ باجماعت عبادت اکیلے ادا کرنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

علامہ ابن حجر نے ان ستائیس وجوہ کو بھی بیان کیا ہے جن کا تعلق انفرادی اور اجتماعی امور سے ہے جو معاشرہ میں سکون اور مسرت پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ کمزور اور صاحب حیثیت اشخاص کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا گیا ہے اس طریقہ سے وحدت اور مساوات کا بہترین سبق دیا گیا ہے۔ اور ہر طبقہ کے اشخاص امیر و فقیر' حاکم و محکوم' مالک و مزدور' افسر اور ماتحت اور شاہ و گدا سب بلا امتیاز ایک ہی صف میں شانہ بشانہ دربار خداوندی میں سربسجود ہو جاتے ہیں۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

○○○

تحریک جدید کا چندہ اپنی حیثیت کے مطابق پیش کریں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"جماعتوں میں جہاں میں ذکر کروں گا بہت عظیم قربانیاں ہیں مگر اس کے باوجود ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو میری نظر میں بھی ہے اور نظر میں نہیں بھی ہے جس کو استطاعت زیادہ ہے اور ابھی تک اپنی استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہا جب کوئی اچھا منتظم آکر ان کے دلوں میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ قربانی کی روح ان کے اندر از سر نو زندہ ہونے لگتی ہے تو خدا کے فضل سے ان جیبوں میں سے بہت کچھ نکل آتا ہے جو پہلے خالی دکھائی دیتی تھیں"

(وکیل المال تحریک جدید)

ملک رفیق احمد معلم۔ دارالعلوم وسطی ربوہ

ممنون احسان

آپ نے اخبار الفضل میں ایک کالم کسی کی نیکی کو یاد کرنے کا رکھا ہے۔ جو یقیناً ایک عمدہ کالم ہے۔ اس کالم کی بدولت نہ صرف ہم ایک نیکی کو محفوظ کرسکتے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی حد تک اپنے محسن کا شکریہ بھی ادا کرسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کا ایک واقعہ ذیل میں درج ہے۔

عرصہ پانچ' چھ ماہ کا ہوا کہ بندہ کو لنڈیانوالہ سے لاہور بس کا سفر کرنا پڑا۔ اس دن اتفاق سے خاکسار کے گردہ میں تکلیف تھی۔ چنانچہ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی تھی۔ چند اسٹاپ گزرنے کے بعد خاکسار نے ڈرائیور سے کہا کہ وہ کسی جنگل میں دو منٹ کے لئے بس روک دیں۔ اس نے صبر کی تلقین تو بارہا کی مگر بس ایک مرتبہ بھی نہ روکی!

میں نے تکلیف کی شدت سے پیٹ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ اور گاڑی فراٹے بھر رہی تھی۔ میرے ساتھ والی سیٹ پر دو ادھیڑ عمر آدمی' نہایت خوبصورت' برنا جوان' بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے خاکسار سے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں "7mm" کی رائفل اور دوسرے کے ہاتھ میں دونالی بندوق تھی۔ انہوں نے سفید تہبند سفید پگڑیاں اور سفید قمیضیں پہن رکھی تھیں۔ انکے جسم بڑے بڑے تھے۔ اور شکلیں دکن کے راٹھوروں کی مانند! میں نے انہیں اس تکلیف دہ صورتحال سے آگاہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا بزرگو! آپ کے روکنے سے تو یہ بس نہیں رکتی اسے میں روکوں گا۔

کچھ دیر بعد جب بس ایک نالے کے قریب سے گزری جہاں آبادی نہ تھی تو ان میں سے ایک نے ڈرائیور سے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا ارے استاد! ذرا بریک پر پاؤں تو رکھو! ہم نے اترنا ہے۔ یہ سنتے ہی ڈرائیور نے بریک لگا دیئے۔ ان میں سے ایک آدمی گاڑی کے آگے جا کھڑا ہوا۔ اور کہا کوئی حرکت نہ کرے تقریباً سب لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ دوسرے نے مجھے بازو سے پکڑ کر جانے کا اشارہ کیا۔ اور کہا جب تک باباجی نہ آئیں گاڑی نہیں چلے گی۔ خاکسار گاڑی سے اترا۔ حاجت سے فارغ ہوا وضو کیا ظہر و عصر کی عبادت جمع کی۔ اور گاڑی میں آبیٹھا تب وہ آدمی بھی گاڑی میں آبیٹھا۔ اور کہا اب چلو آگے چل کر ایک سٹاپ پر وہ دونوں اتر گئے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ باباجی ہم بہت برے لوگ ہیں ہم آپ کو اپنا نام بھی نہیں بتا سکتے۔ لیکن آپ ہمارے لئے دعا کیجئے گا۔ ہم برے ان لوگوں کے لئے ہیں جو خود برے ہیں۔

آج بھی سوچتا ہوں کہ وہ برے لوگ کتنے اچھے تھے!۔ اور جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے میں انکے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ ثمرہ عتیق صاحبہ بابت ترکہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ)

محترمہ ثمرہ عتیق صاحبہ بنت مکرم میجر (ریٹائرڈ) عطاء اللہ کھوکھر صاحب آف لاہور چھاؤنی حال نیوجرسی' امریکہ (مقیم 28- علاؤالدین روڈ لاہور چھاؤنی) وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ آف لاہور چھاؤنی ۔مقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر1/5 دار العلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثا کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرم میجر (ریٹائرڈ) عطاء اللہ کھوکھر صاحب (خاوند)
2- مکرم عامر ضیاء صاحب (پسر)
3- مکرم طاہر عطاء صاحب (پسر)
4- مکرم ظاہر احمد صاحب (پسر)
5- محترمہ راحیلہ احمد صاحبہ (دختر)
6- محترمہ عالیہ شہناز صاحبہ (دختر)
7- محترمہ رابیلہ خان صاحبہ (دختر)
8- محترمہ ثمرہ عتیق صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم رشید احمد جاوید صاحب)

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مکان نمبر50/18 محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم رشید احمد صاحب جاوید بھیروی ۔مقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا ترکہ ایک مکان نمبر50/18 دار الرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلہ میرے بیٹے رفیق احمد ناصر کے نام منتقل کر دیا جائے۔ یہ ہمارا اکلوتا بیٹا ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ مکرم مسعود احمد صاحب قریشی بابت ترکہ مکرم محمود احمد قریشی صاحب)

مکرم مسعود احمد صاحب قریشی ساکن 4- کاشانہ عامر بالمقابل شاہ تاج مارکیٹ والٹن روڈ- لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمود احمد صاحب قریشی ۔مقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ نمبر16/5

(ب) "بیت المسعود" برقبہ 10 مرلے واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ سب ورثاء یہ مکان / قطعہ میرے نام لگوانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- محترمہ محمودہ طیبہ صاحبہ (دختر)
2- محترمہ امتہ القدوس صاحبہ (دختر)
3- محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ (دختر)
4- محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (دختر)
5- محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ (دختر)
6- محترمہ فہمیدہ ظفر صاحبہ (دختر)
7- محترمہ ثریا ثمین صاحبہ (دختر)
8- مکرم مسعود احمد قریشی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

دین کیلئے قربانی کرنے کا تقاضا

○ تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ سادہ زندگی کا ہے اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی........اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں" (مطالبات ص175) دین کے لئے مالی قربانی کی اہلیت بڑھانا وقت کا اہم تقاضا ہے اس لئے سادہ زندگی اختیار کر کے زیادہ سے زیادہ بچت عمل میں لائیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بچوں کی تربیت کا ایک ذریعہ یہ بیان فرمایا تھا کہ بچپن ہی سے ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید پیش کیا جائے تا وہ بچپن ہی سے اس صدقہ جاریہ اور مالی تحریک میں شامل ہو کر مستقبل میں احمدیت کے عظیم مجاہد ثابت ہوں دعاؤں کی قبولیت اور صدقہ جاریہ کا باہمی تعلق ہے صدقہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے بیشمار بلاؤں کو ٹالنے کا باعث ہوتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

واقفین نو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ 89-2-17 میں فرماتے ہیں۔

"دنیاوی تعلیم کے سلسلے میں میں نے بیان کیا تھا کہ ان کی تعلیم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے۔ ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے اس سلسلے میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہئے۔ لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہئے جس سے وہ بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے۔ مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں۔ اور ایک عمر میں جا کر ان کو ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہئے لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بداثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہئے خواہ نمونے کے طور پر ایک آدھ کہانی انہیں پڑھا بھی دی جائے"۔

موصیان کرام

○ بقایا جات حصہ آمد فوری ادا کر کے مطلع کریں از روئے قواعد چھ ماہ کے بجٹ کے برابر اگر بقایا ہو تو وصیت پر زد آسکتی ہے۔ اس لئے توجہ فرمائیں اور فوری بقایا جات ادا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے ہے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم' اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 - مارچ - 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم کو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے چیلنج دیا ہے کہ اگر کوئی دھاندلی ہوئی ہے تو اس کا ثبوت لائیں۔ سبکدوش ہونے والے گورنر کا ضمیر اب کیوں جاگا؟ پہلے کیوں نہیں بولے؟ انہوں نے کہا کہ پنجاب کابینہ میں فوری توسیع نہیں ہو گی۔ ضرورت پڑنے پر کریں گے۔ وزراء ملک میں بکنے والی کاریں استعمال کریں گے۔ آئندہ بھی ضرورت پڑنے پر ملکی کاریں ہی خریدی جائیں گی۔

○ فیصل آباد میں وزیر اعظم نے کھلی کچہری میں تین اعلیٰ افسروں کو ہتھکڑیاں لگوا دیں۔ یہ افسران فیصل آباد کے ترقیاتی ادارے (ایف ڈی اے) کے سابق ڈائریکٹر جنرل' ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر اور ڈائریکٹر سٹور و پرچیز تھے۔ وزیر اعظم نے سات گھنٹے تک سارے کیس کی خود سماعت کی اور معلوم کیا کہ تینوں افسروں نے کروڑوں روپے کے گھپلے کئے ہیں۔ کرپٹ افسران الزامات کا جواب نہ دے سکے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جہاں بھی چلے جائیں صورت حال کنٹرول سے باہر ہے۔ پاکستان کیسے چل رہا ہے کسی کو علم نہیں۔ سرکاری افسر اب تو ملک پر ترس کھائیں۔

○ جناب شاہد حامد نے گورنر پنجاب کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اعجاز نثار نے حلف لیا۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ شہباز شریف' سپیکر پرویز الٰہی' وفاقی و صوبائی وزراء' ارکان پارلیمنٹ اور اعلیٰ افسران موجود تھے۔

○ سندھ کے نئے گورنر کے لئے لاہور کے سابق کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ معین الدین حیدر کے نام پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ نواز شریف صدر سے ملاقات کریں گے جس میں جنرل معین الدین حیدر کو گورنر بنانے کا باضابطہ فیصلہ کیا جائے گا۔ 14 یا 15۔ مارچ کو ان کے حلف اٹھانے کا امکان ہے۔ وزیر اعظم اور الطاف حسین کے درمیان ٹیلی فون پر مذاکرات کے بعد صوبائی کابینہ کا معاملہ بھی طے پا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے بھی عوام سے براہ راست فون پر رابطہ کر کے ان کے مسائل معلوم کئے انہوں نے صبح ساڑھے سات بجے سے آٹھ بجے تک کے عرصہ میں 30 کالیں سنیں۔ اور بعض معاملات میں موقعہ پر ہی حکم جاری کر دیا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے رجسٹریشن آف پرنٹنگ پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس (آر پی پی او) 1997ء جاری کر دیا ہے جو فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔ اس کے اجراء سے سابقہ آرڈی ننس منسوخ ہو گئے ہیں۔ اس آرڈی ننس میں نئی بات یہ ہے کہ حکومت اس آرڈی ننس کے مقاصد کے حصول کے لئے کسی افسر کا تعین کر سکتی ہے۔ یہ افسر پرنٹنگ پریس' کتابیں' پیپرز' پرنٹرز اور پبلشرز کے قواعد کو باقاعدہ بنانے کے لئے اپنے اختیارات اور فرائض انجام دیں گے۔ آرڈی ننس کے تحت حکومت کسی ایسی کتاب یا اخبار کی تمام کاپیاں ضبط کر سکے گی جن کا مقصد ملک میں تشدد کو ہوا دینا۔ جھوٹی افواہیں پھیلانا' قیام پاکستان کے خلاف مواد چھاپنا' حکومت کے خلاف نفرت یا ہتک پھیلانے کی کوشش' مختلف کمیونٹی' فرقوں یا قومیتوں یا کلاسز میں عداوت پھیلانے کی کوشش کرنا ہو۔

○ جسٹس ریٹائرڈ ذکی الدین پال نے صدر لغاری کی طرف سے جاری کردہ نئے آرڈی ننس آر پی پی او کو 97ء آزادی صحافت پر حملہ قرار دیا ہے۔ اس آرڈی ننس کے ذریعے انتظامیہ کو خطرناک حد تک اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پریس کے بارے میں تازہ صدارتی آرڈی ننس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس آرڈی ننس سے ثابت ہو گیا ہے کہ فاروق لغاری' ضیاء الحق سکے کا دوسرا رخ ہیں انہوں نے کہا کہ تین چوتھائی اکثریت کے باوجود وزیر اعظم صدر کے دوست کو گورنر اور کزن کو مشیر بنانے پر مجبور ہیں۔ وزیر اعظم کی پوزیشن انہی سے پوچھیں انہوں نے کہا کہ میں آئندہ وزارت عظمیٰ کی کوئی خواہش نہیں رکھتی۔ میں نے اپنی زندگی کا یہ باب بند کر دیا ہے۔ اگر میری پارٹی الیکشن جیت گئی تو پارٹی خود وزیر اعظم کا انتخاب کرے گی۔ انہوں نے کہا مجھ کو اور میرے باپ کو وزیر اعظم بن کر کیا ملا۔ باپ کو پھانسی ملی اور مجھے الزامات اور بہتان تراشیاں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اپوزیشن لیڈر کا کردار بھی پارٹی کے کسی اور رکن کو دینا چاہتی ہوں انہوں نے کہا کہ الیکشن میں شکست ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے صاف کہا کہ میں زرداری کی رہائی کے لئے سودے بازی نہیں کروں گی۔ ملک سے باہر بھی نہیں جاؤں گی۔

○ حکومت پاکستان نے آئی ایم ایف کو وضاحت کی ہے پاکستان دفاعی اخراجات کم نہیں کرے گا۔ ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کی جائے گی۔ بھارت حال ہی میں اپنے دفاعی بجٹ میں خاصا اضافہ کر چکا ہے۔ پاکستان پر دفاعی اخراجات کم کرنے کے لئے دباؤ نہ ڈالا جائے۔ یہ پاکستان کی سلامتی اور تحفظ کا مسئلہ ہے۔ آئی ایم ایف نے بتایا ہے کہ پاکستان کو 13 کروڑ ڈالر کی قسط مارچ کے تیسرے ہفتے میں جاری ہو گی۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدر وزیر اعظم اختلافات محض افواہیں ہیں۔ شاہد حامد متفقہ گورنر ہیں۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ الیکشن میں دھاندلی کا الزام غیر ذمہ دارانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیر اعلیٰ سے مل کر چلوں گا۔ اپنے لئے خاص اختیار نہیں چاہتا۔ کابینہ کوئی ذمہ داری دے دے تو الگ بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سابق گورنر طارق رحیم کے بارے میں کوئی بات نہیں کہنا چاہتا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم حکومت بلوچستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش میں شریک نہیں ہوں گے۔ صوبے میں مینگل حکومت کو عوام نے مینڈیٹ دیا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے اکبر بگٹی سے فون پر بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

○ خوردنی تیل کے بیجوں کی امدادی قیمت بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے آٹے گھی اور چینی کی قیمتوں میں کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وفاقی حکومت کی طرف سے قرض اتارو سکیم میں عطیات وصول کرنے کے لئے اعلیٰ مسلم لیگی رہنماؤں کا جو وفد ابوظہبی گیا اس کو لاکھوں ڈالر کے عطیات حاصل ہوئے ہیں۔

○ روس کے صدر بورس یلسن کی ہدایت پر وزیر اعظم چرنومردین اور ان کی کابینہ نے استعفیٰ دیا ہے۔ صدر یلسن روس کی حکومت کی از سر نو تشکیل چاہتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے امریکی جریدے ٹائم کے ایشیا ایڈیٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف کو صرف یہ کہنے کے لئے لایا گیا ہے کہ ہم نے بے نظیر کو پرکھا' نواز شریف کو پرکھا لیکن کوئی کامیاب نہ ہوا۔ میری ہمدردیاں وزیر اعظم کے ساتھ ہیں۔ میں نے دو مرتبہ ملک کو تباہ ہونے سے بچایا لیکن آئندہ اس کے لئے (وزیر اعظم بننے کے لئے) تیار نہیں۔ اگر کوئی شخص مجھے سونے کے تھال میں رکھ کر بھی وزارت عظمیٰ پیش کرے تو قبول نہیں کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے سسرال والوں کو کہا گیا ہے کہ اگر آصف نے بے نظیر کے خلاف بیان نہ دیا تو سزا ہو جائے گی۔

○ فلور کراسنگ (ایک رکن اسمبلی کا اپنی سیاسی جماعت چھوڑ کر دوسری میں جانا) پر پابندی کے لئے آرڈی ننس کا اعلان ایک ہفتے میں متوقع ہے۔

○ جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل منور حسن نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے لے کر وزیر اعظم تک سب کرپٹ ہیں۔ میاں شریف (نواز شریف کے والد) کو ملک کا صدر بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ مگر بعد میں یہ لوگ سہم گئے کہ وہ صدر بن کر 58۔(2) بی کے تحت اپنے بیٹوں کو چلتا نہ کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ قرض اتارو مہم ناکام ہو چکی ہے۔

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE
ROOM NO. 70-71 F, FIRST FLOOR,
LIBERTY PLAZA, LIBERTY MARKET,
GULBERG III, LAHORE
PH: 042-5752532-5753827 FAX: 042-5752532

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اطہر احمد فون: 212868

انتہائی کم قیمت پر جاپانی کپڑا کی ٹاپ کوالٹی ہر کلر میں • جدید ڈیزائنوں میں تیار کوٹ اور برقعے نیز جاپانی سوٹ بھی ہر کلر میں دستیاب ہیں
محمد اشرف ٹیلرز
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ
فون: دوکان: 211365 رہائش: 211368

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اراضی برائے ٹھیکہ
ربوہ کے بالکل قریب 32 ایکڑ زرعی رقبہ آبپاشی کے لئے ٹیوب ویل کی سہولت موجود ہے۔ ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے
خواہشمند احباب کیلئے
برائے رابطہ فون نمبر: 04524-213102

دوکان برائے فروخت
جنجوعہ فیئر پرائس شاپ بمعہ فریزر و شوکیس وغیرہ برائے فروخت۔ واقع بالمقابل بیت الاقصیٰ رحمن مارکیٹ راجیکی روڈ
رابطہ کیلئے: بشارت احمد جنجوعہ
25/32 دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون: 211659

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر چینج
آفس: 6-A گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد